# 126314 - بیوی کو کہا: اگر تو نے فلان عورت کو ٹیلی فون کیا تو تجھے طلاق تو بیوی نے ٹیلی فون کر لیا کیا یہ ممانعت مستقل ہو گی ؟

### سوال

میرے خاوند نے مجھے کہا کہ میں اپنی ایك سہیلی سے رابطہ اور تعلق ختم کر دوں، اور مجھے کہنے لگا: اگر تو نے اس سہیلی سے کسی بھی طرح اور کسی بھی وسیلہ سے رابطہ کیا تو مجھے طلاق، لیکن میں نے اس سہیلی سے رابطہ کر لیا اور چاہیے تو یہ تھا کہ مجھے طلاق ہوتی، لیکن میرے خاوند نے مجھ سے رجوع کر لیا، اور اب وہ اپنے قول سے بھی رجوع کرنا چاہتا ہے جو اس نے مجھے کہا تھا اور مجھے اپنی سہیلی سے رابطہ کرنے اور بات چیت کی بھی اجازت دے دی ہے، تو وہ اپنی اس شرط سے کیسے رجوع کرے، کیا اس کے لیے زبانی طور پر اپنی بات کو واپس لینا ضروری ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر خاوند اپنی بیوی کو کہے جب تو نے فلاں عوت سے رابطہ کیا تو تجھے طلاق، اور وہ اس سے طلاق کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ شرط پر معلق طلاق ہوگی، اگر بیوی نے اس عورت سے رابطہ کر لیا تو بیوی کو ایك رجعی طلاق ہو جائیگی، اور خاوند کو عدت میں بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے.

اور کیا خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اس شرط کو ساقط کر کے بیوی کو آئند اپنی سہیلی سے رابطہ کرنے کی اجازت دے دے ؟

ا سکا جواب یہ ہے کہ:

جی ہاں اسے حق حاصل ہے، کیونکہ اس کی طلاق تو پہلی بار ہی رابطہ کرنے پر ہوگئی تھی، اور فقہاء اس میں فرق کرتے ہیں کہ: خاوند نےکہا: اگر تو نے رابطہ کیا تو تجھے طلاق .

یا پھر کہا: جب بھی تو نے رابطہ کیا تو تجھے طلاق.

اس میں فرق کرتے ہیں، پہلا صیغہ اور پہلی بات تکرار کا فائدہ نہیں دیتی، لیکن دوسری میں تکرار ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ: ( وہ کلمہ تکرار کے لیے ہے " یعنی اکیلا کلمہ جب بھی تکرار کے لیے ہے باقی سب حروف تکرار کو چھوڑ کر یہ لفظ کلما کے ساتھ ہی خاص ہے، اس لیے جب خاوند اپنی بیوی کو کہے کہ جب بھی تم کھڑی ہوئی تو تمہیں طلاق، چنانچہ بیوی کھڑی ہوئی تو اسے ایك طلاق، اور پھر جب دوبارہ کھڑی ہوئی تو اسے طلاق اور پھر تیسری بار کھڑی ہوئی تو طلاق، برخلاف " ان " کے یہ تکرار کا فائدہ نہیں دیتا، اس لیے اگر خاوند نے بیوی کو کہا کہ اگر تم کھڑی ہوئی " ان قمت فانت طالق " تو تمہیں طلاق، پھر وہ کھڑی ہوئی تو اسے طلاق ہو جائیگی، اور جب وہ دوبارہ کھڑی ہو تو اسے طلاق نہیں ہوگی.

تکرار کے اعتبار سے شرط کے الفاظ دو قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں: ایك تو جو تکرار کا فائدہ دے، اور دوسری جو تکرار کا فائدہ نہ دے، تکرار کا فائدہ دینے والا صرف " کلما " ہے، اور تکرار کا معنی یہ ہے کہ جب بھی شرط میں تکرار ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی "

اس کے بعد شیخ رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے:

" قولہ ( اگر شرط میں تکرار ہو تو کلما کے علاوہ کسی اور میں قسم نہیں ٹوٹےگی " یعنی اگر بیوی بار بار کھڑی ہوئی تو طلاق میں تکرار نہیں ہوگا مگر جب کلما کے الفاظ یعنی جب بھی کے الفاظ بولے تو تکرار ہوگا کیونکہ یہ الفاظ تکرار کے لیے ہیں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 13 / 133 ).

اس بنا پر اگر آپ کے خاوند نے آپ کو کہا: اگر تم فلاں سہیلی سے رابطہ کرو گی تو تمہیں طلاق، اور آپ نے اس سے رابطہ کر لیا تو طلاق واقع ہو گئی، اور ممنوع زائل ہوگیا، اور اس کے نتیجہ میں آپ کے دوبارہ رابطہ کرنے پر دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی، اور اس کے لیے خاوند کی طرف سے یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ اس نے اس کلام کو ختم کیا، کیونکہ اس کا قول " اگر تم نے رابطہ کیا " یہ تکرار کا فائدہ نہیں دے رہا جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے.

واللہ اعلم .